ملفوظاتِ حکیم الامت

مقالات حکمت اوّل

حکیم الامت مجدد الملت حضرۃ مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ

کے ملفوظات کا مجموعہ (۱۲)

ادارہ تالیفات اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
061-540513 519240

۱۲

ملفوظات حکیم الامت

ادارہ تالیفات اشرفیہ

باواز بلند فرمایا کہ اشرف علی نے جو کچھ لکھا ہے سب ٹھیک ہے۔ اور آہستہ سے یہ فرمایا کہ اشرف علی سے کہئے گا کہ ان باتوں کے لئے یہ وقت مناسب نہیں۔ پھر فرمایا کہ میں سمجھا کہ زور سے فرمانا موافق حکم شرعی ہونے میں نص ہے اور آہستہ فرمانا قرینہ ہے۔ اس کے مشورہ ہونے کا اور یہ خواب اس وقت کا ہے جبکہ بعض تصانیف پر کہ منجملہ ان کے اصلاح الرسوم بھی ہے۔ لوگوں میں شورش پھیل رہی تھی۔

(۷۵) نزع میں شدت و سہولت کا تعلق قوت مزاج سے ہے :

عرض کیا گیا کیا نزع ہر شخص کو زیادہ ہوتا ہے؟ فرمایا کہ نہیں' بلکہ یہ قوت مزاج وطبیعت و شدت تعلق روح مع الجسد پر مبنی ہے۔ جو قوی لوگ ہیں ان کو شدت ہوتی ہے۔ ضعفاء کو اس قدر نہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کو سختی ہوئی۔ چونکہ آپ قوی المزاج بھی تھے اور بوجہ شفقت کے امت کے ساتھ تعلق بھی شدید تھا۔ کچھ کافر و مومن کی اس میں تخصیص نہیں کہ جس سے شدت نزع پر مومن پر بدگمانی اور سہولت نزع پر کافر کے کمال کا شبہ ہو۔

(۷۶) آنحضرت ﷺ کے پیچھے دیکھنے کی لطیف توجیہ :

فرمایا کہ آئینہ میں صورت جب تک نظر آتی ہے جب تک کہ آنکھ کسی دیکھنے والی کی کھلی ہوئی ہو' کیونکہ نظر آنے کی حقیقت یہ ہے کہ شعاع آنکھ سے نکل کر آئینہ پر پڑ کر پھر رائی کی طرف لوٹتی ہے۔ اس لئے صورت نظر پڑتی ہے' جب نگاہ نہ کی تو شعاع نہ نکلی تو پھر نظر آنے کا کوئی سبب نہیں۔ غرض آئینہ میں جو نظر آتا ہے وہ کوئی مبائن چیز نہیں' بلکہ اس چہرے پر نگاہ لوٹ کر پڑتی ہے۔ جب مرئی سے اپنی شعاعوں کا تعلق علت ہے رویت کی۔ پس اگر کسی شخص کو یہ قوت حاصل ہو کہ سیدھی شعاعوں کو مقوس کر سکے تو اس کو پیچھے سے بھی مثل سامنے کے نظر

آئے گا۔ چنانچہ صوفیہ کے بعض اشغال میں سر نظر آنے لگتا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ پیچھے سے بھی دیکھتے تھے اور اس کی وجہ میں بعض علماء کہتے ہیں کہ آپ کے پیچھے سر میں دو سوراخ تھے' ان سے نظر آتا تھا۔ تو اس کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ ممکن ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے شعاعوں کے مقوس بنانے کی قوت مرحمت فرمائی تھی۔ جب آپ قصد فرماتے دیکھ لیتے آگے کا قصد فرماتے۔ آگے دیکھ لیتے اور پیچھے کا قصد کرتے۔ پیچھے نظر فرما لیتے۔ ہر شخص میں یہ قوت نہیں اس لئے نظر نہیں آتا اور اس توجیہ کو حضرت مولانا محمد یعقوب صاحبؒ سے نقل فرماتے تھے۔

(۷۷) چھ لاکھ آدم پیدا کرنے کا مطلب :

فرمایا کہ حدیث خلق اللّٰہ سبحانہ ست مائۃ الف آدم۔ (اللہ تعالیٰ نے چھ لاکھ آدمی پیدا کئے) مطلب یہ ہے کہ جب حق تعالیٰ کسی کو عالم شہادت میں ظاہر کرنے چاہتے ہیں تو پہلے اس کی تمہیدات کو پیدا کرتے ہیں۔ اسی طرح جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کا ظہور کرنا چاہا تو آپ سے پہلے چھ لاکھ تمہیدات پیدا کیں۔ ہر ایک کا نام آدمؑ تھا اور وہ لطائف غیبیہ تھے جنس عناصر سے نہیں۔ یہ خلاصہ ہے حضرت مجدد صاحبؒ کی تحقیق کا۔

(۷۸) انسان روح کا نام ہے جسم کا نہیں :

حضرت مولانا مد ظلہم کی ایک عزیزہ عرصہ آٹھ ماہ سے بعارضہ دق مبتلا تھیں اور بندے نے بھی علاج کیا تھا۔ ان کے انتقال پر بعضے لوگ بعض ورثاء کا انتظار کرنے کو تیار تھے۔ حضرت مولانا نے تاکیداً ارشاد فرمایا کہ موافق شریعت کے دفن میں جلدی کرنی چاہئے اور فرمایا کہ انتظار کسی کا اس لئے کیا جاتا ہے کہ وہ آکر دیکھے لیکن وہ کس چیز کو دیکھے گا کہ مریضہ تو یہاں سے رخصت ہو گئیں۔ وہ یہاں کہاں